مسلمانانِ چین کو بڑی حد تک دنیائے اسلام کی ترقی یافتہ قوموں سے مدد لینے کی ضرورت ہے۔

الوحدۃ فی الاسلام تالیف مولٰنا محمد طیب صاحب ناظم کتب خانہ دار العلوم دیوبند ضخامت ۳۶ صفحات قیمت ۱۰ ؍ کتب خانہ قاسمی دیوبند۔

یہ رسالہ اس ناگوار قضیہ کو حل کرنے کے لیے لکھا گیا ہے جو دار العلوم دیوبند میں کچھ عرصہ سے سرپرست کے اختیارات اور مجلس شوریٰ کے آئینی حقوق کے متعلق چھڑا ہوا ہے۔ مؤلف نے اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں سرپرست یا صاحب امر کو شوریٰ کا پابند تو ضرور کیا گیا ہے، مگر اس کو کثرت رائے کے اتباع پر مجبور نہیں کیا گیا، اور نہ اس کے اختیارات کو محض توازن آراء کی صورت میں ترجیحی رائے (کاسٹنگ ووٹ) کی حد تک محدود کیا گیا ہے جیسا کہ آج کل جمہوری ادارات میں رائج ہے۔ فاضل مؤلف جمہوریت کے اس قاعدے کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ اور ان کی رائے میں جو لوگ اس قاعدے کی پابندی پر زور دے رہے ہیں وہ محض مغربی جمہوریت کے متبع ہیں۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ مؤلف نے یہ رائے قائم کرنے میں جلدی کی ہے۔ اسلام میں درحقیقت کوئی ایسا قانون نہیں بنایا گیا ہے جو قطعی طور پر مرکزیت اور صرف مرکزیت کا حکم لگاتا ہو۔ قرآن میں چند اصول بیان کیے گئے ہیں جو حسب موقع مرکزیت اور جمہوریت دونوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے بھی موقع و محل کے لحاظ سے عمل کیا ہے، اور ارشادات نبوی بھی بالکل یک طرفہ نہیں ہیں۔ یہ کہنا کہ اسلام میں کثرت رائے پر کبھی فیصلہ کا مدار نہیں رکھا گیا اور نہ صدر کے لیے کاسٹنگ ووٹ کا طریقہ مقرر کیا گیا صحیح نہیں ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انتخاب خلیفہ کے لیے جو اصحاب شوریٰ مقرر کیے تھے ان میں کثرت رائے ہی پر فیصلہ کا مدار رکھا گیا تھا، اور توازن آراء کی صورت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو کاسٹنگ ووٹ کا حق دیا گیا تھا۔

دراصل اسلامی نظام جماعت میں اہمیت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ امت کا شیرازہ بندھا رہے، اس کے معاملات اجتماعی قوت کے ساتھ انجام پائیں اور فتنہ برپا نہ ہو۔ اس غرض کے لیے مرکزیت اور جمہوریت